احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

بدھ 21 جولائی 2004ء، 2 جمادی الثانی 1425 ہجری - 21 وفا 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 161

بدھ 21 جولائی 2004ء

سچی بات

حضرت مسور بن مخرمہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

احب الحدیث الیٰ اصدقہ

میرے نزدیک سب سے پسندیدہ بات وہ ہے جو سچی ہو

(صحیح بخاری کتاب الوکالہ باب اذا وھب شیئاً - حدیث نمبر 2142)

ربوہ میں کوئی مسجد شہید نہیں کی گئی یہ خبر بے بنیاد اور شرانگیز ہے

پولیس چوکی صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی جگہ پر قائم تھی اب باہم رضامندی سے دوسری جگہ منتقل کی گئی ہے

اس قسم کی خبروں کا مقصد مذہبی منافرت پھیلا کر امن و امان تباہ کرنا ہے۔ اس حوالہ سے اخبارات نے انتہائی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا

(ترجمان جماعت احمدیہ پاکستان)

چناب نگر (پ ر) چناب نگر میں مسلمانوں کی کسی مسجد کو شہید نہیں کیا گیا اور نہ ہی مسجد سے متعلقہ کسی جگہ کو منہدم کیا گیا ہے یہ بات ترجمان جماعت احمدیہ پاکستان نے اخبارات میں شائع ہونے والی ان خبروں کی تردید کرتے ہوئے کہی جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ احمدیوں نے چناب نگر پولیس چوکی کے ساتھ مسجد بھی شہید کردی ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ شاہد سعدی صاحب نائب ناظر امور عامہ نے کہا کہ یہ خبر بالکل من گھڑت، شرانگیز اور بے بنیاد ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ پولیس چوکی عرصہ 40 سال سے صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی عمارت میں قائم تھی اور اب باہم رضامندی سے متبادل عمارت میں منتقل ہوگئی ہے۔ اس عمارت (چوکی) کے صحن میں پولیس والوں نے نماز کی ادائیگی کے لئے ایک چھوٹا سا چبوترہ بنایا بعدازاں جماعت احمدیہ کی ملکیتی جگہ پر بلا اجازت اور غیر قانونی طور پر ایک چھوٹی سی مسجد بنادی گئی جو اسی حالت میں موجود ہے۔ اور اس کے کسی حصہ کو نہیں گرایا گیا۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا کہ علماء محض علاقہ کے امن و امان برباد کرنے کے لئے شرانگیزی پھیلا رہے ہیں۔ یہ جگہ صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے اور یہاں سے چوکی کو باہمی رضامندی سے کسی دوسری جگہ منتقل کیا گیا ہے۔ اور جو راستہ تھا وہ شاہراہ عام نہیں تھا بلکہ پرائیویٹ احاطہ تھا اب اس راستہ کو بند کرنے کا مکمل اختیار تھا مگر مخالفین کے شور وشر کے سامنے بے بس ہو کر پولیس نے جماعت کی ملکیتی دیوار کو غیر قانونی طور پر منہدم کردیا اور اس نازک اور حساس معاملہ کو انتہائی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے جھوٹے اور شرانگیز طور پر اچھالا جس کا مقصد یقیناً ملک میں فرقہ واریت اور تعصب کا فروغ ہی قرار دیا جاسکتا ہے اس حوالے سے اخبارات کو بھی خبروں کی اشاعت میں ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

گیارہویں سالانہ علمی مقابلہ جات

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کے گیارہویں سالانہ علمی مقابلہ جات 11 تا 13 جولائی 2004ء ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئے۔ ان مقابلہ جات کا افتتاح 11 جولائی بروز اتوار رات 8:00 بجے مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب ناظر امور خارجہ وزراعت نے کیا۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے 18 علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جن میں 7 مقابلہ جات میں معیار کبیر اور معیار صغیر کے الگ الگ مقابلہ جات بھی شامل تھے۔ ان مقابلہ جات میں تلاوت، نظم، تقریر اردو، تقریر فی البدیہہ اردو، تقریر انگریزی، نداء، حفظ ادعیہ، مطالعہ کتب، حفظ قرآن، مضمون نویسی، بیت بازی، دینی معلومات، مشاہدہ معائنہ، کمپیوٹر پروگرامنگ، خطبات امام مطالعہ، تجوید اور پیغام رسانی شامل تھے۔ تمام مقابلہ جات انتہائی نظم وضبط اور باہمی محبت ویگانگت کے ماحول میں انجام پائے جن میں 48۔ اضلاع کے 631 اطفال اور 131 نگران زائرین نے شمولیت اختیار کی۔ 13 جولائی کو اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم سلیم الدین صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان نے دوم، سوم اور حوصلہ افزائی کے انعامات تقسیم فرمائے۔

اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری فضل احمد صاحب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ تھے۔ تلاوت و نظم اور عہد کے بعد منتظم اعلیٰ علمی مقابلہ جات مکرم ثاقب کامران صاحب نے رپورٹ پیش کی اور مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی دعا کروائی۔ نماز ظہر وعصر کے بعد جملہ شرکاء کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اطفال کو علمی وروحانی ترقیات عطا فرمائے۔

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق مسیح صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 25 جولائی 2004ء بروز اتوار ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

20 واں جلسہ سالانہ آسٹریلیا

آسٹریلیا کے طول و عرض سے 824 افراد کی شرکت بکسٹال اور نمائش کا انعقاد

رپورٹ: ثاقب محمود عاطف صاحب

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا 20 واں جلسہ سالانہ مورخہ 9 تا 11 راپریل 2004ء بیت الھدیٰ میں منعقد ہوا۔ آسٹریلیا بھر سے 824 افراد نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ اس سال کے جلسہ سالانہ کی اہم بات یہ تھی کہ محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن بطور خاص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اس جلسہ میں شامل ہوئے۔

حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ کی تیاریاں کافی پہلے سے شروع کر دی گئی تھیں۔ جس میں احباب جماعت نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جلسہ سالانہ کے لئے بیت الھدیٰ کے دونوں ہال استعمال کئے گئے۔ نیچے والا ہال لجنہ کے لئے جبکہ بالائی ہال مرد حضرات کے لئے استعمال کیا گیا۔ جلسہ گاہ کے اسٹیج کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ بیت الذکر کے احاطہ کو بھی رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ جلسہ کے موقع پر شعبہ اشاعت کی طرف سے ایک بک اسٹال کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ جبکہ لجنہ نے ایک نمائش منعقد کی۔

9 راپریل صبح دس بجے محترم امیر صاحب آسٹریلیا نے محترم محمد سرور شاہ صاحب افسر جلسہ سالانہ کے ہمراہ جلسہ سالانہ کی تیاریوں کا جائزہ لیا اور ہر شعبہ کے ناظمین اور معاونین سے انتظامات کے متعلق معلومات لیں اور ضروری ہدایات دیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر باجماعت نماز تہجد، درس قرآن اور پنجگانہ نمازیں باجماعت ادا کی جاتی رہیں۔

افتتاحی اجلاس

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم امیر صاحب آسٹریلیا نے استقبالیہ پیش کیا جس میں آپ نے محترم امام صاحب کا جماعت سے تعارف کروایا۔ محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے بابرکت دور خلافت اور اس سے وابستہ عظیم الشان ترقیات کا بھی ذکر فرمایا۔

نظم کے بعد محترم امام صاحب افتتاحی خطاب کے لئے تشریف لائے۔ محترم امام صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی یادوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہمارے درمیان موجود نہیں لیکن ان کی عنایات ہمارے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ حضور کی عظیم الشان خدمات ہمیشہ احمدیت کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھی جائیں گی، نہ صرف احمدیت کی تاریخ میں بلکہ تاریخ عالم میں ایک عظیم انسان کے طور پر ان کو یاد رکھا جائے گا۔

افتتاحی اجلاس کی آخری تقریر ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر مکرم پروفیسر منیر احمد رشید صاحب نے پیش کی۔

شام پانچ بجے محترم امیر صاحب آسٹریلیا کی صدارت میں احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے انتخابات ہوئے۔ یاد رہے کہ آسٹریلیا میں پہلی دفعہ ''احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن'' قائم ہوئی ہے۔ محترم امیر صاحب نے ڈاکٹروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ڈاکٹروں نے خصوصاً افریقہ اور برصغیر پاک و ہند میں دکھی انسانیت کی بہت خدمت کی ہے۔ آسٹریلیا میں احمدی ڈاکٹروں کو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرنا چاہئے۔

شام ساڑھے پانچ بجے مجلس شوریٰ کا اجلاس محترم امیر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ یہ اجلاس نماز مغرب و عشاء اور کھانے کے وقفہ کے بعد جاری رہا۔

دوسرا اجلاس

مورخہ 10 راپریل صبح دس بجے دوسرا اجلاس محترم عطاء المجیب صاحب راشد کی صدارت میں شروع ہوا۔ جلسہ کا یہ سیشن خصوصی طور پر غیر از جماعت دوستوں کے لئے رکھا گیا تھا اس اجلاس میں شرکت کے لئے 31 غیر از جماعت احباب تشریف لائے۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ کلام پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم جاوید احمدی صاحب نے مختلف راہنماؤں کے پیغامات پڑھ کر سنائے جو انہوں نے جلسہ سالانہ کے انعقاد پر بھیجے تھے۔ سب سے پہلے وزیر اعظم آسٹریلیا مسٹر جان ہاورڈ (Hon.John Howard) کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے جلسہ کے انعقاد پر مسرت کا اظہار کیا۔

اس کے بعد نیو ساؤتھ ویلز کے پریمئر آنریبل باب کار (Hon. Bob Carr. Premier New South Wales) کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ جناب باب کار نے اپنے پیغام میں جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کو خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد منسٹر فار سٹیزن شپ اینڈ ملٹی کلچرل افیئرز، گیری ہارڈ گریو، Hon.Gary Hardgrave کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

اس کے علاوہ کئی اور ممبرز پارلیمنٹ، وزراء اور سپیکر پارلیمنٹ کے پیغامات بھی موصول ہوئے۔ جس میں انہوں نے جماعت کی خدمات کو سراہا۔ اس کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم خلیل شیخ صاحب نے ``JAMAAT AHMADIYYA`` A GLOBAL COMMUNITY کے عنوان پر کی۔ جبکہ مکرم ریاض اکبر صاحب نے ``Human Rights In........`` کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد چائے کا وقفہ ہوا۔ اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم چوہدری خالد سیف اللہ صاحب نے ``View on Terrorism ......`` کے موضوع پر کی۔ اس تقریر کے بعد کچھ معزز مہمانوں نے بھی جلسہ سے خطاب کیا سب سے پہلے Mr.Graeme Lyall-Chairman Buddist Council of NSW نے احباب سے خطاب کیا اس کے بعد ایک اور معزز خاتون مہمان Ms. Margeret Piper.......... (ڈائریکٹر ریفیوجی کونسل آسٹریلیا) نے حاضرین سے خطاب کیا۔ اس کے بعد ایک اور معزز مہمان پروفیسر جوگندرا سنگھ نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔ اس کے بعد محترم امام صاحب نے ایک دفعہ پھر سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے اپنے مختصر خطاب میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کا مختصر خاکہ بیان فرمایا۔ محترم امام صاحب کے ان ریمارکس کے بعد نماز ظہر و عصر اور کھانے کا وقفہ ہوا۔

تیسرا اجلاس

تیسرے اجلاس کی صدارت چوہدری خالد سیف اللہ صاحب نے کی، اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔ نظم کے بعد مکرم موسیٰ بن معران صاحب نے دعوت الی اللہ کے ذاتی تجربات کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم موسیٰ بن معران صاحب آجکل Solomon Island میں بطور مربی فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہاں باقاعدہ جماعت رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ اور جماعت کا مشن ہاؤس بھی وہاں پر قائم ہے۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر رانا منور احمد صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد تقسیم ایوارڈز کی تقریب ہوئی محترم امام صاحب نے تعلیمی اور کھیل کے میدان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو ایوارڈز تقسیم کئے۔ اس کے بعد سوال و جواب کی مجلس شروع ہوئی جس میں احباب کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

لجنہ کے اجلاس کی تفصیل کچھ یوں ہے، مکرمہ سدرہ شرما صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم پیش کی۔ جبکہ مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ نے نظم پیش کی۔ نظم کے بعد محترمہ امۃ الملک نجم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا نے لجنہ سے خطاب کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں خواتین مبارکہ کے ان کارناموں کا ذکر فرمایا جو انہوں نے لجنہ اماء اللہ کی ترقی اور تعلیم و تربیت کے لئے سرانجام دیئے۔ محترمہ صدر صاحبہ کی تقریر کے بعد مکرمہ مبارکہ جنود صاحبہ نے ''اک مرد خدا'' کے عنوان پر تقریر کی جس کا انگلش ترجمہ مکرمہ مریم جنود صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد میلبورن کی ناصرات نے ''ترانہ ناصرات'' پیش کیا۔ اس کے بعد مکرمہ ہیلن موسیٰ صاحبہ نے دینی شادی سسٹم کے موضوع پر تقریر کی اس کے بعد سڈنی جماعت کی ناصرات نے ترانہ پیش کیا۔ مکرمہ ظل ہما صاحبہ نے The Fulfilment of Quranic Prophecies In The Latter Days`` کے موضوع پر تقریر کی۔ ایڈیلیڈ کی ناصرات نے ترانہ پیش کیا جس کے بعد ایوارڈز کی تقریب منعقد ہوئی برزبن کی ناصرات کی نظم اور اس کے بعد صدر لجنہ اماء اللہ کی دعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا۔

اختتامی اجلاس

مورخہ 11 راپریل صبح دس بجے جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس محترم مولانا محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ نظم کے بعد محترم قمر داؤد کھوکھر صاحب مربی سلسلہ نے ''خلافت احمدیہ کی برکات'' کے موضوع پر تقریر کی۔ جبکہ مسعود احمد شاہد صاحب نے ''دین حق معاشرتی زندگی'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم رحیم صاحب نے حضرت مسیح موعود کا منظوم فارسی کلام پیش کیا۔ اس کے بعد محترم مولانا محمود احمد شاہد امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے احباب سے مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں احباب کو چند نصائح سے نوازا اور نظام جماعت سے مکمل طور پر وابستہ رہنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد محترم عطاء المجیب صاحب راشد نے اپنے خطاب میں احباب کو خلافت احمدیہ سے تعلق کو مضبوط کرنے کی نصیحت کی۔ پھر آپ نے حضرت مسیح موعود کی مقدس تحریرات سے اقتباس پیش کئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پر احسن طریق میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ محترم امام صاحب نے دعا کروائی اور جلسہ بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ

(الفضل انٹرنیشنل 25 جون 2004ء)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

ٹیلی مواصلات میں غیر معمولی ترقی اور ایم ٹی اے کا تاریخی سنگ میل

یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ اس شعبہ میں آئندہ اور بھی حیرت انگیز تبدیلیاں آنے والی ہیں

قسط اول

انجینئر منیر احمد فرخ صاحب

سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبہ جات میں منفرد اور حیرت انگیز ترقیات ہوئی ہیں۔ انسانی تاریخ میں آگے بڑھنے اور غیر معمولی ترقیات کے حصول میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ بلاشبہ یہ ترقی سائنسدانوں، انجینئرز اور آرکیٹیکٹس کی انفرادی اور اجتماعی کاوشوں کی مرہون منت ہے۔

انسانی زندگی میں سہولیات کے حوالہ سے اہم تبدیلیاں اور انقلابات، مندرجہ ذیل ایجادات اور دریافتوں کا نتیجہ ہیں:۔

آگ، پہیہ، بجلی، چھاپہ خانہ، ریڈیو، ٹرانسسٹرز، ایٹمی اور خلائی انجینئرنگ، الیکٹرانک چپس کی ایجاد، کمپیوٹر سائنس۔

ٹیلی کمیونی کیشن

لفظ "ٹیلی" فاصلے یا دوری کو کہا جاتا ہے۔ "کمیونی کیشن" معلومات یا پیغامات کے باہمی تبادلے کو کہتے ہیں۔

ٹیلی کمیونیکیشن کسی بھی قسم کی پیغام رسانی یا معلومات کو تار، ریڈیو یا کسی دوسرے برقی مقناطیسی سسٹم کے ذریعہ بھجوانے یا وصول کرنے کو کہا جاتا ہے۔

تاریخی پس منظر

زمین پر زندگی کے آثار پائے جانے کے آغاز سے ہی "ٹیلی کمیونی کیشن" کسی نہ کسی شکل میں موجود تھی۔ جانداروں کا بولنا، پرندوں کا چہچہانا، انسانوں کا ایک دوسرے سے ہاتھ ہلا کر پیغام پہنچانا۔ یہ سب "ٹیلی کمیونی کیشن" کی ہی مختلف اقسام ہیں۔ طویل فاصلوں کے پیش نظر فوری اور تیز رفتار پیغام رسانی کے لئے انسان ابتدا سے ہی مختلف ذرائع کی تلاش میں کوشاں رہا ہے۔ پیغام رسانی کے لئے ابتدائی ادوار میں مندرجہ ذیل مخصوص ذرائع سے کام لیا جاتا تھا۔

ڈھول، آگ (اسلامی تاریخ میں فتح مکہ کے موقعہ پر دشمن کو مرعوب کرنے کی خاطر اپنی طاقت کا اظہار مسلم افواج کی طرف سے آگ جلا کر کیا گیا)

دھواں، کبوتر، گھوڑے، لیمپ، شیشے کا عکس۔

ڈاک سروس (اس سروس کا آغاز انگلستان میں امراء کی سہولت کے لئے گھوڑا گاڑی کے استعمال سے ہوا)

اس سادہ آغاز سے آج کے اس دور میں فوری رابطوں کے لئے سینکڑوں جدید مصنوعی سیارے زمین کے گرد خلاء میں گردش کر رہے ہیں اور ہمارے پیغامات کو پہنچانے کے لئے بطور "ریلے سٹیشن" کام کر رہے ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی نے ٹیلی مواصلات کے شعبہ کو بہت وسیع کر دیا ہے۔ درحقیقت یہ عمل ہزاروں سائنسدانوں اور انجینئرز کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے۔ دیگر شعبوں کی طرح ٹیلی مواصلات نے بھی بتدریج ترقی کی ہے۔ ان تمام کاوشوں کا بنیادی مقصد سرحد پار اور دور دراز رہنے والے لوگوں کو قریب سے قریب تر کرنا تھا جس میں وہ بہت حد تک کامیاب رہے ہیں۔

تصویری زبان میں پیغام رسانی

سب سے پہلے یہ اچھوتا خیال ایک انگریز Mr.Robert Hooke نے 1684ء میں پیش کیا تھا۔ تاہم یہ سسٹم سو سال بعد، 1784ء میں ایک فرانسیسی سائنسدان Mr. Claude Chappe کے ذریعہ آزمایا گیا۔ بعد ازاں یہ نظام انگلستان جرمنی اور دیگر یورپین ممالک نے بھی اختیار کیا۔ اس نظام میں Visual Signs معین فاصلوں اور مناسب اونچائی پر کھمبوں یا میناروں پر نصب کئے جاتے ہیں جو آنکھوں یا دوربین کی مدد سے دیکھے جا سکتے ہیں۔ یہ نظام مہنگا ہے۔ اس میں افرادی قوت کی بہت زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔ نیز موسمی تغیرات بھی اس نظام پر اثر انداز ہوتے ہیں کیونکہ اس نظام کے لئے Line of Sight کا ہونا ضروری ہے۔ Optical Telegraphy کے آثار اور باقیات آج بھی ریلوے سگنلوں کی صورت میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

برقی ٹیلی گرافی

برقی ٹیلی گرافی کی ایجاد سائن بجلی کے دریافت ہونے کے بعد عمل میں آئی۔ سکاٹ لینڈ کے ایک نامعلوم ذہین شخص نے ایک خط کے ذریعہ یہ نظریہ تجویز کیا کہ انگریزی کے (A to Z) حروف تہجی کی تعداد کے برابر اگر ایک انچ کے فاصلے پر تاریں بچھائی جائیں اور ایک طرف سے "برقی رو" لگائیں تو یہ دوسری جانب پر رکھے کاغذ پر اثر انداز ہوگی۔ اس طریق سے دور دراز فاصلہ تک پیغام پہنچایا جا سکتا ہے۔ بعد ازاں اس نظام کو حروف تہجی کے استعمال کے ذریعہ مزید ترقی دی گئی۔ 1846ء کے دوران Mr. Wheatstone اور Mr.Cooke دو برطانوی افراد ہیں جنہوں نے اس شعبہ میں غیر معمولی کام کیا۔ Mr.Samuel Morse نے امریکہ میں 1837ء میں اس نظام کو رائج کیا۔ سب سے پہلی تاریخی ٹیلیگراف لائن یکم جنوری 1845ء میں امریکہ کے شہر واشنگٹن اور بالٹی مور کے درمیان بچھائی گئی اور پہلے پیغام کے الفاظ یہ تھے۔

``What hath God Wrought``

بطور یادگار یہی الفاظ 23/ اگست 1963ء کو پہلے خلائی سیارے کے ذریعہ بھیجے جانے والے پیغام میں دہرائے گئے۔ امریکی صدر اور نائیجیریا کے وزیراعظم نے اس مواصلاتی رابطے سے آپس میں گفتگو کی اور ان کی آواز نے 72000 کلو میٹر کا فاصلہ طے کیا۔

انیسویں صدی کے وسط میں یورپ میں ریلوے، اخبارات، حکومتی اداروں اور دفاع کے استعمال کے لئے کثرت سے ٹیلی گراف لائنیں بچھائی گئیں۔ انگلستان اور فرانس کے مابین پہلی زیر آب کیبل، 28/ اگست 1850ء کو بچھائی گئی۔ تاہم اس کے ذریعہ چند ایک پیغامات ہی پہنچائے جا سکے۔ بدقسمتی سے ایک مچھیرے نے اس کیبل کا ایک ٹکڑا کاٹ کر جس میں تانبے کے تار تھے۔ بڑے فخر سے بطور ایک نایاب سمندری جنس اپنے لوگوں کو دکھایا۔ وہ اپنے تئیں سمجھتا تھا کہ اس کے اندر سونا بھرا ہوا ہے۔

بعد ازاں اس سروس کے لئے بہت سے مزید زیر سمندر کیبل بچھائے گئے۔ 5/ اگست 1858ء کو دو بجکر پانچ منٹ پر سب سے پہلا پیغام سمندر پار بحر اوقیانوس میں 3240 کلو میٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچایا گیا۔ یہ کیبل بہت سی کوششوں کے بعد تیسری دفعہ بچھائی گئی تھی۔ رابطہ کی اس پہلی کیبل پر 14/ اگست 1858ء کو برطانیہ کی ملکہ وکٹوریہ نے امریکی صدر کو مبارکباد کا پیغام بھیجا۔ اس کیبل کے ذریعہ صرف چار سو پیغامات بھیجے جا سکے جن میں سے ایک پیغام یہ تھا:

``62nd Regiment were not to return to England``

اس سروس کی افادیت اس سے ظاہر کی جا سکتی ہے کہ صرف اس ایک پیغام سے پچاس ہزار سٹرلنگ پاؤنڈ کی بچت ہوئی۔ 3 ستمبر 1858ء کو دن کے ایک بجے جبکہ اس کیبل کے استعمال کو ایک ماہ سے بھی کم عرصہ گزرا تھا۔ ایک ٹیلی گراف آپریٹر نے غلطی سے پانچ سو Cells (2000 Volts) لگا دیئے جس سے یہ زیر آب کیبل ہمیشہ کے لئے برباد ہو گئی۔ بعد ازاں کئی دفعہ کوششوں کے بعد جدید اور ترقی یافتہ مہارت کو استعمال میں لا کر اس سے بہتر زیر آب کیبل بچھائے گئے۔

برقی رفتار سے پیغام رسانی کی ترقی کے بعد رفتار کے لئے "ٹیلی گرافی" کا لفظ استعمال کیا جانے لگا۔ اخبارات نے بھی یہ الفاظ اپنے لئے اختیار کئے جیسے ``Daily Telegraph`` اپنے فوائد کے اعتبار سے ٹیلی گراف سروسز ساری دنیا میں پھیل گئیں۔ 1855ء میں ہندوستان میں ٹیلی گراف سروس پشاور سے لاہور، دہلی، مدراس اور کلکتہ تک پھیل گئی۔ اعداد و شمار کے لحاظ سے دنیا میں 1865ء تک تقریباً 15000 کلو میٹر لائنیں تھیں جن کے ذریعہ ایک سال میں تین کروڑ پیغامات پہنچائے گئے۔ 1913ء میں لائنوں کی یہ تعداد 700,000 کلو میٹر اور پچاس کروڑ پیغامات پہنچانے کی صلاحیت تک پہنچ گئیں۔ ٹیلی گراف پیغامات کی رفتار 300,000 کلو میٹر فی سیکنڈ بجلی یا روشنی کی رفتار کے برابر ہوتی ہے۔

بعد ازاں امریکہ میں ایک ہی لائن سے دو طرفہ پیغام رسانی کا کام لینا ممکن ہوا۔ ایک فرانسیسی Mr.Baud نامی شخص نے ایک لفظ کے لئے پانچ Code پر مشتمل نظام کو متعارف کروایا۔ اور ایک 1877ء میں Printing Machine ایجاد کی جو برقی رفتار سے ایک منٹ میں ساٹھ الفاظ Transmit کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ اس طرح دنیا میں Telex سروس کا آغاز ہوا۔

ٹیلی فون سروس

انگلینڈ میں سادہ دھاگے یا تار کے ذریعہ آواز کو پہنچانے کے سلسلہ میں کئی تجربات کے بعد Mr. Robert Hooke نے سترھویں صدی میں لکھا:

``It is not impossible to hear

a whisper to a distance of one furlong which can perhaps be increased."

اس طرح Optical ٹیلی فون کا آغاز ہوا۔

بعد ازاں امریکہ میں 1875ء میں ایک سکالش Mr.Graham Bell نے ٹیلی گرافی کو ترقی دینے میں بہت کوششیں کیں۔ دوران تجربہ ایک دفعہ اس کے کانے کے گودے کا ٹکڑا (Reed) ایک برقی مقناطیس میں پھنس گیا۔ اس نے اپنے معاون Mr. Watson سے پھنسے ہوئے ٹکڑے کو نکالنے کو کہا۔ Mr.Graham Bell نے دیکھا کہ اس کی تجربہ گاہ کے ساتھ والے کمرہ میں جو کانے کا ٹکڑا تھا اس میں اسی طرح کی آواز پیدا ہوئی ہے۔ اس اچانک تجربہ سے وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ بجلی کے ذریعہ آواز کو دور تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ 10 مارچ 1876ء کو اس نے کامیابی کے ساتھ ٹیلی فون پر یہ فقرہ پہنچایا:۔

"Mr. Watson Come Here I Want You."

سب سے پہلا ٹیلی فون ایکسچینج امریکہ کے شہر New Haven میں 1878ء میں نصب کیا گیا۔ صارفین کی تعداد صرف 21 تھی۔ انگلستان میں 1883ء میں سب سے پہلا ٹیلی فون ایکسچینج قائم ہوا۔ جاپان میں پہلا ٹیلی فون ایکسچینج 1890ء میں قائم ہوا۔ دنیا کی سب سے پہلی ٹیلی فون ڈائریکٹری، 21 فروری 1878ء کو امریکہ کے شہر New Haven میں شائع ہوئی۔ 21 صارفین کے نام ایک صفحہ پر چھاپے گئے تھے۔ جس پر ٹیلی فون نمبر درج نہ تھے۔ یہ دنیا کی پہلی "ٹیلی فون ڈائریکٹری" تھی۔ آج دنیا میں لاکھوں ضخیم حجم کی ڈائریکٹریاں شائع ہوتی ہیں۔

ٹیلی فون سروس کی اہمیت کو پہلی دفعہ 1885ء میں محسوس کیا گیا، جب برلن میں بین الاقوامی ٹیلی گراف یونین نے سنجیدگی سے اس کا نوٹس لیا۔ اوائل میں اس سروس کو ٹیلی گرافی کی "حریف سروس" گردانا جاتا تھا۔ اور اس کی بہت مخالفت کی جاتی رہی، کیونکہ ٹیلی گراف سروس پر بہت سرمایہ لگایا گیا تھا، اسی وجہ سے ٹیلی فون سروس کی ترقی کو اس کی حریف ٹیلی گراف سروس انتظامیہ کی جانب سے طویل عرصہ تک مخالفت کا سامنا رہا۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب 1927ء میں ریڈیو ٹیلی گرافی کے ذریعہ امریکہ اور برطانیہ کا رابطہ قائم ہوا۔

اپنے فوائد کے اعتبار سے ریڈیو سروس نے بہت تیزی کے ساتھ ترقی کی ہے۔ اس زمانے میں لندن اور پیرس جیسے بڑے شہروں کی گلیاں سینکڑوں کھمبوں اور تاروں سے اٹی ہوتی تھیں۔ تاوقتیکہ کہ زیر زمین ٹیلی فون کیبل کا نظام ایجاد ہوا۔ 1885ء میں ٹیلی فون سروس سے متعلقہ عالمی اعداد و شمار حسب ذیل تھے:۔

☆ کل ممالک=50

☆ ٹیلی فون ایکسچینجوں کی تعداد=1668

(چھوٹے سائز کے (Manual) ایکسچینج)

☆ کل صارفین کی تعداد=68845

شروع میں ٹیلی فون کی سہولت دینے کے لئے لوہے کی تاریں استعمال کی جاتی تھیں اور رابطے صرف اپریٹرز کے ذریعہ قائم کئے جاتے تھے۔ آج چالیس لاکھ سے زائد Digital فون صرف پاکستان میں کام کر رہے ہیں جس کا عالمی اعداد و شمار میں کوئی شمار نہیں ہے۔ انیسویں صدی کے آخر میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔ اس دور میں مختلف شعبہ جات میں بہت کثرت سے نئی ایجادات ہوئیں جن کا مختصر ذکر حسب ذیل ہے:۔

☆ سب سے پہلے ایک امریکی Mr. Strowger نے خودکار سوئچ ایجاد کیا۔ یہ گویا خودکار ایکسچینج کا آغاز تھا۔

☆ 28 دسمبر 1895ء کو پیرس میں بہت سے لوگوں نے متحرک تصویر کا نظارہ کیا۔ اس متحرک تصویر میں ایک ریل گاڑی کو آتا دکھایا گیا اور ایک باغبان کیلئے کپڑوں میں چلتا دکھائی دیتا تھا۔ اس طرح Cinema کا آغاز ہوا۔

☆ X-Raye جرمنی میں ایجاد ہوئیں۔

☆ فرانس میں ریڈیو کے شعبہ میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔

☆ ملیریا کے مرض پر قابو پانے اور اس کے علاج دریافت کرنے پر انگلستان کے Mr. Ross کو نوبل انعام دیا گیا۔

☆ 17 دسمبر 1903ء کو پہلا ہوائی جہاز اڑایا گیا۔ جس کی اڑان صرف 12 سیکنڈ تھی اور جس نے صرف 40 میٹر کا فاصلہ طے کیا۔

☆ مشہور سائنسدان مارکونی نے پہلی بار سمندر پار وائرلیس ٹیلی گرافی کے ذریعہ یو۔ کے سے 105 کلو میٹر فاصلہ تک کامیابی کے ساتھ پیغام رسانی کا تجربہ کیا۔

ریڈیو ٹیلی گرافی کی اہمیت کا احساس

بحری جہازوں میں ریڈیو کے ذریعہ رابطہ کا عمل انسانیت کی ترقی کے لحاظ سے ایک اہم قدم ہے۔ 1899ء میں امریکی جہاز "S.T.Pall" پہلا بحری جہاز تھا جس پر وائرلیس نصب کیا گیا تھا۔ پہلا پیغام 105 کلومیٹر کے فاصلہ پر U.K سے وصول کیا گیا۔ آج جہازوں میں وائرلیس کی سہولت کے نہ ہونے کے بارہ میں سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ ابتدائی مراحل میں ساحل سے صرف چند سو کلومیٹر دور تک رابطہ ممکن تھا۔ ریڈیو ٹیلی گرافی کی اہمیت اور اس کے غیر معمولی کردار کے لحاظ سے چند ایک واقعات کا بیان کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

23 جنوری 1909ء صبح ساڑھے پانچ بجے "Republic" نامی ایک بحری جہاز۔ امریکی مشرقی ساحل سے 280 کلومیٹر دور شدید دھند کی وجہ سے اطالوی بحری جہاز "Florada" سے ٹکرا گیا۔ ریڈیو آفیسر نے امریکی ساحل پر انتہائی اہمیت کا حامل "SOS" وائرلیس پر پیغام بھیجا جو قریبی علاقوں میں چلنے والے بحری جہازوں پر سنا گیا۔ اس پر "Baltic" نامی بحری جہاز سب سے پہلے مدد کے لئے پہنچا اور 1700 انسانی زندگیوں کو بچانے میں کامیاب ہوا۔ شدید ترین دھند اور طغیانی میں یہ بروقت مدد صرف وائرلیس کے ذریعہ ممکن ہوئی۔

☆ اسی طرح 1912ء میں "Titanic" جہاز کی غرقابی کے سانحے میں "SOS" کا پیغام جو ریڈیو ٹیلی گرافی پر بھیجا گیا تھا۔ 1503 مسافروں میں سے 710 مسافروں کو بچا لیا گیا۔

☆ جولائی 1910ء میں ایک مشہور زمانہ بدنام قاتل Dr.Clippin اپنی سیکرٹری کے ہمراہ بچ نکل کر ایک "Canadian" بحری جہاز کے ذریعہ فرار ہو گیا۔ جہاز کے کپتان کو ایک خاص طرز کے مسافر کی نقل و حرکت کے لحاظ سے اس پر شبہ ہوا اور اس نے وقفے وقفے سے بحری جہاز کی کمپنی کے ہیڈ کوارٹر سے وائرلیس کے ذریعہ رابطہ قائم کئے رکھا اور کمپنی اس کے بارے میں معلومات اور کوائف پولیس کو پہنچاتی رہی۔ آپس میں پیغام رسانی ہوتی رہی اور سکاٹ لینڈ یارڈ کا چیف انسپکٹر ایک تیز رفتار بحری جہاز کے ذریعہ کینیڈا پہنچنے کے لئے روانہ ہو گیا۔ اس طرح جو دوڑ بحر اوقیانوس کے پار شروع ہوئی اس سے تمام دنیا کا پریس پوری طرح آگاہ تھا۔ لیکن لطف کی بات یہ ہے کہ اگر کسی کو پتا نہ چل سکا تو وہ یہی دونوں مجرم تھے جو پہلے بحری جہاز میں سفر کر رہے تھے۔ دنیا کی نظریں اسی سنسنی خیز خبر کی طرف مبذول تھیں اور تمام مہذب دنیا اس غیر معمولی خبر کی صداقت کی منتظر تھی۔ مشہور قاتلوں کی اچانک گرفتاری نے آخرکار بحری رابطوں اور ریڈیو ٹیلی گرافی کی اہمیت کو دنیا کے تمام ممالک کو تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا۔

اس امر کے بیان میں چنداں مضائقہ نہیں کہ پہلے جو طویل فاصلے کے لحاظ سے پیغامات بھیجے جاتے رہے۔ خواہ ڈھول بجانے، دھوئیں کے ذریعہ یا روشنی کے الاؤ جلا کر بجھائے گئے۔ ان کا تعلق زیادہ تر جنگ یا امن کی خبروں سے ہی تھا۔ چھٹی صدی عیسوی میں چین نے پیغام رسانی کے لئے ایسی پتنگیں استعمال کیں جن پر لیمپ روشن تھے۔ 1588ء میں برطانیہ نے روشنی کے الاؤ جلا کر ہسپانوی بحری بیڑہ کے خطرہ کی سمندر پار خبر پہنچائی۔ یہ مثالیں ٹیلی مواصلات کے ابتدائی زمانے کی ہیں۔ جنگوں میں انسانی تدابیر کو بروئے کار لانے کے لحاظ سے ٹیلی مواصلات کے بہترین ذرائع سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جنگ میں برقی ٹیلی گرافی کا استعمال سب سے پہلے برطانیہ نے 1854ء میں کیا۔ 1857ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کی کامیابی اور برتری کا حصول صرف اس وجہ سے ممکن ہوا کہ کلکتہ صدر مقام بنگال کا دوسری برطانوی چھاؤنیوں سے ٹیلی گراف لائن کے ذریعہ مکمل رابطہ تھا۔ جنگوں میں تیز رفتار ٹیلی مواصلات کی فنی مہارت کی موجودگی کا مطلب مکمل اور آسان جیت ہے۔ دنیا اس حقیقت کا کئی بار مظاہرہ کر چکی ہے۔ تمام افواج میں سگنل یونٹس کا قیام ایک لازمی حصہ ہوتا ہے۔ گویا افواج کے لئے یہ سروس ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ دونوں عالمگیر جنگوں میں پیغام رسانی کے لئے ریڈیو ٹیکنالوجی میں غیر معمولی فنی مہارت حاصل ہوئی۔ نیز دنیا بھر میں خبریں پہنچانے کے ذرائع میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔ مندرجہ ذیل ایجادات اسی زمانے میں ہوئیں:۔

☆ سب پہلا براڈ کاسٹنگ ادارہ امریکہ میں 1922ء میں قائم ہوا۔

☆ سب سے پہلی براڈ کاسٹنگ سروس برطانیہ میں 1923ء میں قائم ہوئی۔ (B.B.C. کا قیام 1927ء میں عمل میں آیا)

☆ ریڈار کا نظام 1934ء میں ایجاد ہوا۔

☆ سب سے پہلا ویڈیو ٹیلی فون برلن میں ایجاد ہوا۔

جہاں مندرجہ بالا قابل ذکر ترقیات حاصل ہوئیں وہاں اس کا ایک تاریک پہلو یہ بھی ہے کہ ٹیلی مواصلات کے نظام کو دونوں عالمگیر جنگوں کے نتیجہ میں بہت سخت تباہی اور بربادی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس ضمن میں صرف فرانس میں جنگ عظیم دوم میں پہنچنے والے نقصانات کا اندازہ مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے لگایا جا سکتا ہے:۔

☆ ٹیلی مواصلات کی عمارتیں جو تباہ ہوئیں
=200

☆ ٹیلی فون کی تاریں جو تباہ ہوئیں۔
=90,000 کلومیٹر

☆ زیر زمین ٹیلی فون کیبل جو تباہ ہوئیں۔
=30 شہر

☆ نشری ادارے جو تباہ ہوئے =60

☆ ٹیلی گراف کے دفتر جو تباہ ہوئے =110

☆ سمندری کیبل جو کٹ گئے =50

☆ براڈ کاسٹنگ ادارے جو تباہ ہوئے =42 میں سے 38

ٹیلی ویژن

1900ء کے اوائل میں Mr.Paul Nipkows نے سب سے پہلے ٹیلی ویژن ایجاد کیا۔ اس کا فنی طریق کچھ اس طرح تھا کہ ایک چھید کی ہوئی "ڈسک" جو گھومنے والی تھی بجلی کے سگنل کو فوٹو سیلز میں تبدیل کر دیتی تھی۔ وقت کے ساتھ اس میں مزید ترقی ہوتی رہی۔ B.B.C نے میں اس نظام کو اختیار کیا۔ اور T.V.Picture نشریات شروع ہوئیں۔ 1936ء میں برطانیہ اور جرمنی میں ٹیلی ویژن کی باقاعدہ نشریات کا آغاز ہوا۔ پاکستان میں سب سے پہلے ٹیلی ویژن اسٹیشن کا قیام 1964ء میں لاہور میں عمل میں آیا۔ 1965ء تک دنیا کے تقریباً سو ممالک میں اس کا استعمال شروع ہو چکا تھا۔

نورالدین منیر صاحب

تعلق باللہ کا پہلا زینہ قلب سلیم ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے لئے اس کے سوا کچھ نہیں جو اس نے کوشش کی ہو۔ (النجم آیت:40) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کو یہ ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے دینی اور دنیوی مقاصد کے حصول کے لئے اپنی پوری ہمت سے کوشش کرتے رہیں تاآنکہ وہ مقصد حاصل ہو جائے اور انہیں تنبیہ بھی کر دی ہے کہ انہیں وہی کچھ ملے گا جس کے لئے وہ مجاہدہ کریں گے۔

یہ فرمان الٰہی ایک قاعدہ ہے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے میں ہی ہماری دینی اور دنیوی ترقیات کا انحصار ہے۔ یہ قاعدہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے عین مطابق ہے یعنی جو محنت کرتا ہے اسی کو اللہ تعالیٰ کامیابی دیتا ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ چونکہ رحمٰن بھی ہے وہ چاہے تو کسی کو بغیر مشقت کے ہی اس کی کسی خوبی کے پیش نظر جو اسی کو ہی معلوم ہے بے حد انعامات دے سکتا ہے۔ لیکن یہ استثناء ہے اور استثناء سے کسی قانون کی ہمہ گیری باطل نہیں ہو جاتی۔ اس لئے مومنین کو اپنے مقاصد کے حصول کے لئے متذکرہ قاعدے کے ماتحت ہی اپنا پروگرام بنانا ہوگا۔

جہاں تک دنیوی مقاصد کا تعلق ہے ہم اس قاعدہ کی اثر خیزی کو خوب سمجھتے ہیں اور اپنا مقصد معین کرتے ہوئے اس کے حصول کے لئے ضروری تدابیر اختیار کر کے دن رات محنت کرتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس روحانیت میں ترقی کرنے کے لئے کوئی مقصد معین نہیں کیا جاتا اور نہ ہی شعوری طور پر اس کے حصول کے لئے کوشش کی جاتی ہے۔ اگر ہم اس بارہ میں اپنا جائزہ لیں تو ہمیں معلوم ہو سکتا ہے کہ ہم نے روحانیت کے کیا معنے سمجھے ہیں اور اس کے لئے عملی پروگرام کیا بنایا ہے اور اس کے حصول کے لئے کتنی محنت کی ہے۔

روحانیت سے مراد اللہ تعالیٰ سے پیوند جوڑنا ہے۔ یعنی اس ارحم الراحمین ہی سے اپنے تعلق کو قریب سے قریب کرتے جانا۔ اسی کی محبت میں کھوئے جانا اور بموجب آیت قرآن ''اللہ کا رنگ پکڑو اور رنگ میں اللہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں''۔ (سورۃ البقرہ آیت:139) اس کی صفات کو اپنا کر جہاں تک ممکن ہو اس کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگ لینا۔ اور اس کی صفات کا مظہر بن جانا۔ یہاں تک کہ ہماری روح بول اٹھے ''میری عبادت۔ میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے''۔ (سورۃ الانعام آیت:163) یعنی ہمارے خیالات۔ جذبات اور سب ارادے اور ہماری زندگی کے تمام معمولات اسی کی رضا جوئی کے لئے ہو جائیں اور ہمارے اعمال کے تمام محرکات قرآن مجید کے احکامات اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہوں۔

گویا خدا تعالیٰ کی ہستی ہمارے لئے غائبانہ نہ رہے بلکہ ایک زندہ حقیقت بن جائے۔ ہم اس کے فضل سے رویائے صادقہ دیکھیں اور وہ ہمیں اپنے شیریں کلام سے مشرف فرمائے اور اپنی قدرت کے زندہ نمونے دکھلائے۔ ہماری دعائیں قبول ہوں اور وہ ہماری ہر حرکت و سکون میں برکات رکھ دے۔ اور ہم اس کے موجود ہونے کے حق میں ایک زندہ شہادت بن جائیں۔ یہ ہے روحانیت اور اس کے چار مراتب ہیں یعنی نبوت۔ صدیقیت۔ شہادت اور صالحیت۔

سوال یہ ہے کہ کیا ہم معین طور پر ان روحانی مراتب کا حصول اپنا مقصد بناتے بھی ہیں یا نہیں اس کا جواب ہم خود ہی اپنا جائزہ لے کر دے سکتے ہیں۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو یہ ہمارا ہی قصور ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو ان مراتب کے حاصل کرنے کے لئے پیشکش کر دی ہوئی ہے۔ اس سے ہم فائدہ نہیں اٹھاتے تو یہ ہماری غلطی ہے۔ سورۃ فاتحہ میں ہمیں فرمایا کہ انعام پانے کے لئے دعا کرو (سورۃ فاتحہ آیت:6`7) اور سورۃ نساء میں ان انعامات کی تفصیل بھی بتا دی کہ نبوت۔ صدیقیت۔ شہادت اور صالحیت ہیں۔ اور ان مراتب کے حصول کا طریق کار بھی بتلا دیا کہ ''اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے اور یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

(سورۃ العنکبوت آیت:70)

پس کوشش کرنا ہمارا فرض ہے۔ مرتبہ پر فائز آنا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور جب کسی میں استحقاق دیکھے گا اسے برکت دے دے گا۔ ہمیں اپنے دل کو اس راہ پر چلنے کے لئے تیار کرنا چاہئے یعنی قلب سلیم پیدا کرنا چاہئے۔ قلب سلیم وہ ہے جو احکام الٰہی کی تعمیل پر ہمیشہ مستعد رہے۔ یہی سنت ابراہیمی بھی ہے۔

پس جو بھی قلب سلیم لے کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگا وہ اپنی مراد کو پہنچے گا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں وعدہ فرمایا ہے ''کہ جس دن کہ نہ مال نفع دے گا۔ نہ بیٹے (نفع دیں گے) مگر وہی (فائدہ میں رہے گا) جو اللہ کے حضور قلب سلیم یعنی اطاعت شعار دل لے کر حاضر ہوگا۔ (سورۃ الشعراء آیات:89`90)

سو اللہ تعالیٰ سے پیوند جوڑنے کے لئے پہلا قدم یہ کہ ہم اپنے وجود میں قلب سلیم پیدا کریں یعنی اپنے خیالات، جذبات ارادوں اور اعمال کو احکام الٰہی کے ماتحت ڈھال لیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اسی جذب، جوش اور مداومت سے کریں جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اور اپنا محاسبہ بھی صبح و شام کرتے رہیں کہ کس حد تک ہم نے اپنے عہد کو نبھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

سعید فطرت صاحب

سیم زدہ زمین میں گندم کاشت کرنے کا طریقہ

زراعت ہمارے ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے کوئی شک نہیں کہ فیکٹریاں اور کارخانے بھی مجموعی پیداوار میں اپنا اپنا حصہ شامل کرتے ہیں۔ لیکن زراعت کی حیثیت اپنی جگہ ایک مسلمہ حقیقت ہے ہمارے دیہات میں رہنے والوں میں سے اکثر لوگ زراعت سے وابستہ ہیں۔ بہت سے علاقے اپنی مخصوص فصلوں اور آب و ہوا کے حوالے سے مشہور ہوتے ہیں کسی علاقے میں کپاس کی فصل زیادہ ہوتی ہے اور کسی علاقے میں دھان کی فصل مثالی ہوتی ہے کچھ ایسی فصلیں بھی ہوتی ہیں جو کم و بیش ہر علاقے میں ملی جلی پیداوار دیتی ہیں ان میں گندم سرفہرست ہے آج کل موسم گندم کی کاشت کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے گندم کی بوائی شروع ہو جاتی ہے۔ ہمارا ملک گزشتہ چند سالوں سے گندم کا ٹارگٹ پورا کر رہا ہے اور اس سلسلے میں راھ۔۔ رالے اور اس طرح کے اور مختلف ادارے کسان تک علومات بہم پہنچاتے رہتے ہیں۔

ہمارا ملک جہاں بہت سے مسائل سے دوچار ہے وہاں ایک اہم مسئلہ ''سیم'' کا ہے جس نے کسان کو بے بس کر دیا ہے کسان جو پہلے ہی مہنگائی کے حوالے سے شدید بحران کا شکار ہے لیکن گندم کی بوائی کے سلسلے میں اسے سیم کی وجہ سے پریشان نہیں ہونا چاہئے کیونکہ سیم والی زمین میں بھی گندم کی فصل اگنے بڑھنے اور پھلنے پھولنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں سیم زدہ زمین میں مروجہ طریقے سے ہٹ کر گندم کاشت کرنی ہوگی کیونکہ اگر مروجہ طریق پر ایسی زمین میں گندم کاشت کی جائے تو اس کا نتیجہ مایوس کن ہوتا ہے جس کے نتیجے میں کسان بھائی سیم والی زمین میں گندم بونا ہی چھوڑ دیتے ہیں جو ان کے لئے سراسر نقصان کا باعث بنتا ہے۔

اس کے لئے ایک تجرباتی طریقہ بیان کر رہا ہوں۔

سیم والی زمین میں اچھی طرح خشک حالت میں ہی گہرا ہل چلائیں اور یہ عمل اس وقت تک جاری رکھیں جب تک آپ کی نظر میں زمین تیار نہیں ہو جاتی پھر اس میں گندم کی بوائی کے نزدیک اسی حالت میں کھاد شامل کریں اگر انسداد سیم والی حکومت کی سفارش کردہ کھاد بھی قدرتی کھاد کے ساتھ شامل ہو تو زیادہ بہتر ہے ایسی زمین میں کوشش کریں کہ موسم کے وسطی حصہ میں گندم کاشت کی جائے۔

ایسی زمین تیار ہونے پر اچھی طرح پانی لگا دیا جائے اور اس میں کھڑے پانی کی حالت میں گندم کا چھٹا کریں بالکل اسی طرح جس طرح برسیم وغیرہ کاشت کیا جاتا ہے اس سے ایسی زمین میں گندم کی فصل حیران کن طور پر اچھی پیداوار دیتی ہے۔

پہلے اس طریقے کو آپ آزمائشی طور پر بھی کر سکتے ہیں بعد میں وسیع پیمانے پر استعمال کر سکتے ہیں۔

ایسے چھٹے والے بیج کو خواہ وہ گندم کا ہو یا برسیم کا مٹی کا تیل لگا لینا مفید ہوتا ہے اس سے بیج کو کیڑے وغیرہ نہیں اٹھاتے باقی دوسری زمینوں میں گندم محکمہ زراعت کے سفارش کردہ طریقہ کے مطابق کاشت کریں زمین کو اچھی طرح تیار کرنے کیلئے آپ اپنے بجٹ کا یعنی اس مد کی بجٹ 30 سے 35 فیصد تک ضرور خرچ کریں اور گندم کے کھیت کے بیرونی کناروں پر سرسوں کے بیج گرا دیں اس سے نہ صرف فصل کی خوبصورتی کھیت کی دلکشی میں اضافہ ہوگا بلکہ سرسوں کی فصل بھی اچھی خاصی ہاتھ آ سکتی ہے۔

گندم کی بوائی کے سلسلے میں دیر ہرگز نہ کیجئے بروقت اگیتی کاشت کریں اس سے آپ کے بیج کی مقدار کنٹرول میں رہے گی بصورت دیگر بیج کی مقدار بڑھتی جائے گی۔ بیج کا انتخاب کرتے وقت بھی احتیاط سے کام لیں صحت مند بیج ہی صحت مند پودا پیدا کر سکتا ہے۔ گندم قطاروں میں کاشت کریں اس سے بیج کے ضائع ہونے کے کم مواقع ہوتے ہیں۔ ہو سکے تو محکمہ زراعت کے سفارش کردہ بیج استعمال کریں لیکن اگر گھر کا بیج استعمال کرنا ہو تو اس سلسلے میں بیج کو صاف ستھرا کر لیں گندا اور کمزور بیج کا دانہ باہر نکال دیں۔

فصل اگنے پر پہلا پانی دو ہفتے کے بعد ہر صورت میں لگا دیں بیج کے ساتھ DAP کھاد اگر زیادہ نہ ہو تو ایک بوری فی ایکڑ تو ضرور ہونی چاہئے اور اس میں سے پہلے زمین میں روڑی بھی ضرور شامل کریں اس سے زمین نرم ہو جاتی ہے۔ اور گندم اپنے ایک بیج سے پانچ سے سات بالیاں تک نکالتی ہے جو اچھی پیداوار کے لئے بہت ضروری ہوتا ہے۔ پہلے پانی کے ساتھ بھی اگر کھاد استعمال کی جائے تو بھی گندم کی فصل کی بڑھوتری کے عمل میں مثبت ثابت ہوتا ہے لیکن ان سارے مراحل میں دعا کو نہ بھولیں کیونکہ دعا کے بغیر دوا بے اثر ثابت ہو سکتی ہے۔

سب سے بڑا جنگل۔

شمالی روس میں واقع سوویت کے وسیع جنگلات رقبہ 2700000000 ایکڑ (دنیا کے جنگلات کے کل رقبہ کا 25 فیصد)

ڈاکٹر ایس اے اختر صاحب

صحت مند دل اور مناسب خوراک

دل ہمارے جسم کا وہ عضو ہے۔ جو ہماری پیدائش سے پہلے ہی دھڑکنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور زندگی کے آخری سانس تک دھڑکتا رہتا ہے۔ صحت مند خوراک ہمارے دل کو وابستہ 3 بڑے خطرات سے بچاتی ہے۔

1۔ ہائی بلڈ کولیسٹرول۔ 2۔ ہائی بلڈ پریشر۔ 3۔ موٹاپا آیئے

ہم صحت مند خوراک کا جائزہ لیں۔ اور اسے اپنی روزمرہ زندگی کا جزو بنالیں۔

1۔ اپنی روزمرہ خوراک میں سبزیوں اور پھلوں کو زیادہ سے زیادہ شامل کیجئے۔ سبزیوں کو کھانے میں شامل کیجئے اور پھلوں کو کھانے کے بعد میٹھے کے طور پر۔ پھلوں کو صبح ناشتے میں بھی شامل کریں۔

2۔ اناج کو اپنی خوراک کا حصہ بنائیں۔ اناج صحت کے لئے مفید ہیں۔ صبح ناشتے میں دلیہ یا سیریل استعمال کیجئے۔ دوپہر رات کو اپنی روٹی میں چوکر یا بورا شامل کریں۔

3۔ دودھ ایک بھرپور غذا ہے۔ لیکن دودھ پر موجود بالائی میں مضر صحت چکنائی موجود ہوتی ہے۔ اس لئے دودھ کا استعمال بالائی ہٹا کر کریں۔ دل کے مریض دودھ کم استعمال کریں۔ البتہ وہ بالائی کے بغیر بنا ہوا دہی استعمال کر سکتے ہیں۔

4۔ مچھلی دل کی صحت کے لئے مفید ہے۔ تاہم مچھلی کو فرائی کر کے استعمال کریں گے تو چکنائی کی غیر ضروری مقدار جسم میں چلی جائے گی۔ لہٰذا مچھلی کو بھاپ میں یا کوئلوں پر سینک کر استعمال کریں۔

5۔ چھوٹا اور بڑا گوشت کم سے کم استعمال کیجئے کیونکہ اس میں کولیسٹرول کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ مرغی سے چربی ہٹا کر استعمال کیجئے۔ تاہم یہ بھی مناسب حد تک استعمال کریں۔

6۔ کھانے کے لئے دیسی گھی یا مکھن کی بجائے تیل کا انتخاب کریں۔ (ایسی چکنائی جو کمرے کے درجہ حرارت پر ٹھوس شکل میں نہ ہو) البتہ تیل بھی مناسب حد تک استعمال کریں۔

7۔ کھانے میں نمک کم سے کم استعمال کریں۔

8۔ کلیجی۔ گردے۔ نہاری۔ سری پائے۔ مغز کا زیادہ استعمال صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ کیونکہ ان میں کولیسٹرول کی مقدار بہت زیادہ ہے۔

آج ہی سے کوشش کیجئے اور صحت مند خوراک کو اپنی زندگی کا حصہ بنایئے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36992 میں نصرت پروین زوجہ ناصر احمد قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر ذمہ خاوند محترم -/2500 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نصرت پروین زوجہ ناصر احمد دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 1 حافظ حفیظ الرحمٰن وصیت نمبر 25634 گواہ شد نمبر 2 چوہدری ظفر اللہ خان طاہر وصیت نمبر 25551

مسل نمبر 36993 میں کاشف شہزاد ولد محمد لطیف قوم راجپوت کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/7 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ (500+500) روپے ماہوار بصورت (وظیفہ + جیب خرچ) مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/7 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کاشف شہزاد ولد محمد لطیف دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 1 شمیم پرویز وصیت نمبر 21820 گواہ شد نمبر 2 محمد لطیف ولد دین محمد صاحب دارالبرکات ربوہ

مسل نمبر 36994 میں عطیۃ المنعم بنت عطاء الرحمٰن محمود قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والدہ محترمہ طلائی زیورات وزنی 37 گرام مالیتی -/24420 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عطیۃ المنعم بنت عطاء الرحمٰن محمود دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 1 عطاء الرحمٰن محمود والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 حافظ مظفر احمد ولد عبدالمنان کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر 36995 میں فضل الرحمٰن شہزاد ولد ملک اے ڈی ناصر قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فضل الرحمٰن شہزاد ولد ملک اے ڈی ناصر دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالقدوس ناصر ولد عبدالرحیم فیصل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 ہارون شیخ ولد شیخ نصرت الٰہی ٹاؤن شپ لاہور

مسل نمبر 36996 میں ثریا بیگم زوجہ منظور احمد ریحان قوم ریحان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر -/3000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 8 تولے مالیتی -/64000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ثریا بیگم زوجہ منظور احمد ریحان دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر 1 منظور احمد ریحان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر عامر احمد شفیق وصیت نمبر 35360

مسل نمبر 36997 میں عبداللطیف ولد شیر محمد قوم آرائیں پیشہ کاشتکاری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 5 ایکڑ مالیتی -/1100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/77500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبداللطیف ولد شیر محمد دارالفضل شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 منور احمد ضیاء ولد بشیر احمد دارالفضل شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 منیر احمد ناصر ولد عبدالعزیز دارالفضل شرقی ربوہ

مسل نمبر 36998 میں نسرین مبشر طاہر بیوہ مبشر احمد طاہر قوم پٹھان پیشہ ٹیچر عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22 دسمبر 2003ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی

ہے۔حق مہر وصول شدہ -/3000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 9 تولے مالیتی -/72000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ (2000+2200) روپے ماہوار بصورت (تنخواہ + جیب خرچ) مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نسرین مبشر طاہر زوجہ مبشر احمد طاہر دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رفیق مبارک میر مسل نمبر 36360 گواہ شد نمبر 2 قیصر محمود وصیت نمبر 30309

مسل نمبر 36999 میں منظور احمد گوندل ولد ملا خان قوم گوندل پیشہ مزدوری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ رقبہ 5 مرلے بمعہ ایک عدد کمرہ مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منظور احمد گوندل ولد ملا خان طاہر آباد غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 شاہ محمد حامد گوندل وصیت نمبر 19781 گواہ شد نمبر 2 گلزار احمد ولد عبدالرحمن طاہر آباد غربی ربوہ

مسل نمبر 37000 میں شکیل احمد رضا ولد رفیق احمد رضا قوم راجپوت پیشہ کارکن دفتر وصیت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ بیت المبارک ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3380 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شکیل احمد رضا ولد رفیق احمد رضا حلقہ بیت المبارک ربوہ گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد چوہدری ولد چوہدری احمد علی دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 منظور احمد خالد ولد مبارک احمد دارالصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر 37001 میں ولایت علی ولد غلام محمد قوم بھٹی پیشہ .... عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 10 مرلے واقع دارالرحمت شرقی ربوہ۔ مکان رقبہ 5 مرلے واقع گجرات۔ نقد رقم -/398317 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ .... روپے ماہوار بصورت .... مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ولایت علی ولد غلام محمد دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالحلیم وصیت نمبر 10709 گواہ شد نمبر 2 محمد یعقوب ولد محمد اسمٰعیل دارالصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر 37002 میں زبیدہ خانم زوجہ ولایت علی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 68 سال بیعت 1957ء ساکن دارالرحمت شرقی الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 7-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات 169 گرام 1400 ملی گرام۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ زبیدہ خانم زوجہ ولایت علی دارالرحمت شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالحلیم وصیت نمبر 10709 گواہ شد نمبر 2 محمد یعقوب ولد محمد اسمٰعیل دارالصدر شرقی ربوہ

ھائی بلڈ پریشر کیپسول
روزانہ ایک کیپسول لیں ...
بچاتا ہے۔ 20 کیپسول پیکٹ قیمت -/30 روپے
فون: 213698
... اقصیٰ چوک ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم شریف احمد دہڑموی صاحب انسپکٹر وقف جدید مال حلقہ نصیر آباد سلطان ربوہ لکھتے ہیں۔ مکرم چوہدری انیس مختار صاحب دہڑموی ابن مکرم چوہدری احمد مختار صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی مورخہ 8۔ اپریل 2004ء کو عمر 60 سال کراچی میں وفات پاگئے ہیں۔ آپ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ آپ جماعتی کاموں میں خاص کر چندوں وغیرہ میں بڑی فراخی سے حصہ لیتے تھے۔ آپ کا خاندانی تعلق دہڑہ چک نمبر 29 نزد سانگلہ ہل سے تھا۔ تدفین کراچی احمدیہ قبرستان میں ہوئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ 4 بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں 2 بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ جگہ دے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

☆ راجہ مسعود احمد صاحب بابت ترکہ محترم راجہ احمد خان صاحب

محترم راجہ مسعود احمد صاحب مقیم جرمنی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم راجہ احمد خان صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ دارالبرکات میں قطعہ نمبر 10/1 رقبہ ایک کنال ان کے نام الاٹ شدہ ہے۔ یہ رقبہ والد صاحب کے حقیقی ورثاء میں حصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ مکرم راجہ ظہور احمد صاحب۔ پسر (وفات یافتہ)	
2۔ مکرم راجہ مسعود احمد صاحب	پسر
3۔ مکرم راجہ محمود احمد صاحب	پسر
4۔ مکرم راجہ بشارت احمد صاحب	پوتا
5 مکرمہ عزیزہ صدیقہ صاحبہ	دختر
6۔ مکرمہ مبشرہ صدیقہ صاحبہ	دختر
7۔ مکرمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ	دختر

راجہ ظہور احمد صاحب چونکہ وفات پاچکے ہیں اس لئے اب ان کا بیٹا راجہ بشارت احمد والد مرحوم کے حصہ کی جائیداد کا وارث ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس اعلان پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر کو اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نمایاں کامیابی

مکرم عبدالوحید طاہر صاحب نگران ہوسٹل دارالاکرام ربوہ لکھتے ہیں۔ مکرم فرحان رفیق صاحب ابن مکرم رانا رفیق احمد صاحب کارکن ہوسٹل دارالاکرام نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے 80% نمبر حاصل کر کے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے بورڈ کے امتحانات جماعت نہم میں 341/425 نمبر لے کر اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو آئندہ بھی اپنے فضل سے امتحانات میں اعلیٰ کامیابی سے نوازتا رہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم الطاف حسین صاحب صدر جماعت کور پور چیمہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں۔ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منظور احمد صاحب میلو ساکن رلیو کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مورخہ 3 جون 2004ء بروز جمعرات 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں آپ مکرم چوہدری عنایت محمد صاحب بی۔اے کی بیٹی اور چوہدری منصور احمد صاحب پروفیسر پی اے ایف کالج لاہور کی والدہ تھیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں ان کی نماز جنازہ اسی دن بعد نماز عشا بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر خاکسار نے دعا کروائی مرحومہ نے دو بیٹے مکرم منصور احمد صاحب اور مکرم امجد پرویز صاحب اور دو بیٹیاں مکرمہ امتہ القیوم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر نصیر احمد صاحب اور مکرمہ فاروق بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر داؤد احمد صاحب ساہیوال یادگار چھوڑی ہیں۔ موصوفہ عبادت گزار تھیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

درخواست دعا

مکرم سید شبیر احمد ناصر صاحب کریم نگر فیصل آباد لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد محترم سید عبدالسلام شاہ صاحب سابق معلم وقف جدید مورخہ 30 جون 2004ء سے سخت بیمار چلے آرہے ہیں اور الشفاء میڈیکل سنٹر فیصل آباد میں داخل ہیں۔ مسلسل نیم بے ہوشی کی حالت ہے۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 21 جولائی 2004ء

طلوع فجر	3:39
طلوع آفتاب	5:14
زوال آفتاب	12:15
وقت عصر	5:09
غروب آفتاب	7:15
وقت عشاء	8:51

قرارداد ہائے تعزیت

بر وفات حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

☆ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات پر ادارہ الفضل کو صدر انجمن احمدیہ اور مجلس تحریک جدید کے علاوہ مندرجہ ذیل قرارداد ہائے تعزیت موصول ہوئی ہیں۔ جن میں حضرت میاں صاحب کی سیرت وسوانح اور خدمات سلسلہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

ان قراردادوں کی فہرست درج ذیل ہے۔

1۔ مجلس انصار اللہ پاکستان
2۔ جماعت احمدیہ یوکے
3۔ جماعت احمدیہ اسلام آباد
4۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ
5۔ جماعت احمدیہ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی
6۔ مجلس انصار اللہ ضلع لاہور
7۔ مجلس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ
8۔ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
9۔ مجلس انصار اللہ مغل پورہ ضلع لاہور
10۔ جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ

اعلان داخلہ

✿ پنجاب یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ آف ایڈمنسٹریٹو سائنسز نے بی ایس (آنرز) مینجمنٹ سائنسز میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 23 جولائی 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 18 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

✿ گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ برائے خواتین۔ لٹن روڈ لاہور نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) ڈی کام (ii) ڈریس ڈیزائننگ اینڈ ڈریس میکنگ (iii) ڈپلومہ ان بزنس ایڈمنسٹریشن (iv) DAE الیکٹرونکس ٹیکنالوجی (v) DAE کمپیوٹر انفارمیشن ٹیکنالوجی۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 28 جولائی 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 18 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

✿ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 96/A گلبرگ II لاہور نے مختلف ٹریڈز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے درخواستیں 16 سے 18 اگست 2004ء تک وصول کی جائیں گی۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 18 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

✿ گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ شاہراہ فضائیہ سرگودھا نے ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئر (تین سالہ کورس) کے سال اول میں داخلہ کیلئے مختلف ٹیکنالوجیز میں درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 27 جولائی 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 18 جولائی 2004ء ملاحظہ فرمائیں۔

درخواست دعا

✿ مکرم منصور احمد مبشر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے نانا مکرم محمد صدیق صاحب ڈرائیور خدام الاحمدیہ پاکستان یرقان کی وجہ سے گزشتہ روز سے علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

✿ مکرم طیب احمد صاحب جنجل کالج ربوہ لکھتے ہیں۔ کہ مکرم ملک مشرف احمد صاحب سابق مینجر حبیب بینک ربوہ آجکل فالج کی وجہ سے لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

نورتن جیولرز ربوہ
فون دکان 214214
فون رہائش 216216
04524 211971

احباب جماعت جلسہ سالانہ U.K کے لئے MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے سپیشل سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل ریسیور کیلئے ہم سے رابطہ کریں۔ فون دکان: 7351722
موبائل: 0300-9419235
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ۔ لاہور
نواز سیٹلائٹ

میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے
خدا تعالیٰ کے فضل رحم اور احسان کے ساتھ 50 سال گزرنے کے بعد خداوند کریم کی مدد و رہنمائی سے رواں دواں
محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں
قائم شدہ 1953ء
محتاج دعا: بشیر اینڈ کمپنی بنارسی والے
Ph-7661915
7654501
ریڈی میڈ گارمنٹس تیار کرنے والے حضرات کی ضرورت کا فینسی کپڑا دستیاب ہے
111- خواجہ بازار سفینہ بلاک اعظم کلاتھ مارکیٹ۔ لاہور فون 7654290-7632805

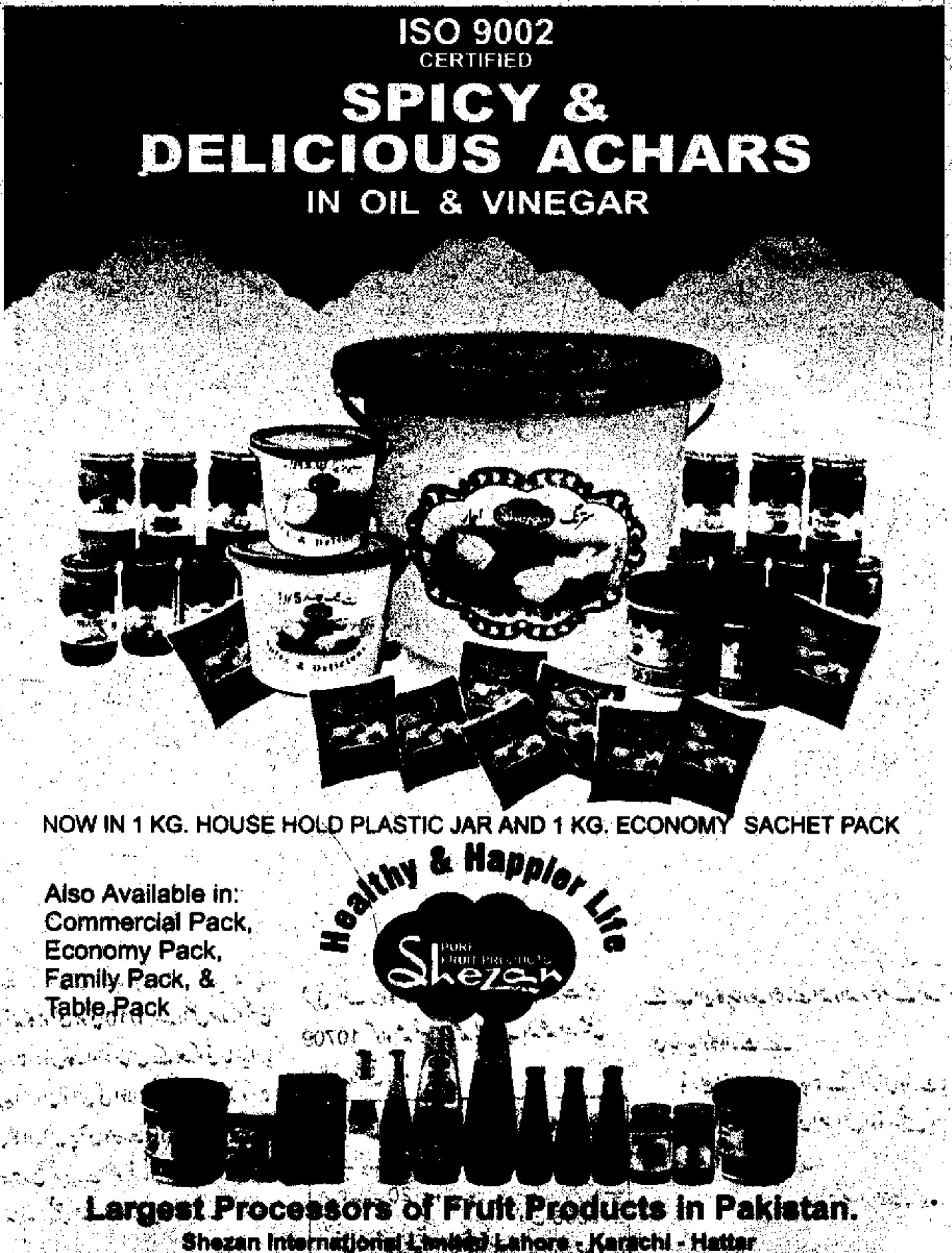

سی پی ایل نمبر 29